کیا اہل برطانیہ کے لئے جدہ میقات ہے؟

اس مختصر مقالہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ: اہل برطانیہ بلکہ یورپ ممالک سے جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں اس کے لئے جدہ ایئرپورٹ پر جا کر احرام باندھنا جائز ہے، اس لئے کہ جدہ رابغ اور یلملم کے درمیان محاذات میں واقع ہے، اس لئے وہ بھی میقات ہی کے حکم میں ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم، پبلیشرز، کراچی

کیااہل برطانیہ کے لئے جدہ میقات ہے؟

سوال :......مولانا! آپ نے ایک مجلس میں یہ مسئلہ بیان کیا تھا کہ:سعودی ایئر مانچسٹر سے جدہ جاتا ہے اس میں کوئی میقات نہیں آتی ،اس لئے جدہ جا کر احرام باندھا جا سکتا ہے، اس مسئلہ کی تفصیل حوالوں کے ساتھ مطلوب ہے۔

الجواب:......حامدا و مصليا ، الجواب وبا لله التوفيق : جواب سے پہلے چند باتیں بطور تمہید کے سمجھنا ضروری ہیں:

پہلی یہ کہ......آپ ﷺ نے حدیثوں میں چھ میقات کا تعین فرمایا ہے:(۱): ذوالحلیفہ ، (۲): جحفہ، (۳): جبل قرن ، (۴): جبل یلملم ، (۵): ذات عرق ، (۶): عقیق۔ بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور مجمع الزوائد' وغیرہ کتب احادیث میں اس کی صراحت ہے۔

دوسری یہ کہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کوفہ اور بصرہ' فتح ہوئے تو اہل عراق نے آپ سے سوال کیا کہ: ہم عراق سے آنے والوں کے لئے ایک میقات دائیں طرف ذوالحلیفہ پڑتی ہے اوردوسری بائیں طرف جبل قرن پڑتی ہے، اوران دونوں میقاتوں پر جا کر احرام باندھنا ہمارے لئے مشکل ہے، اس لئے کہ ہمارے لئے سفر کی مسافت بہت بڑھ جاتی ہے،ان حضرات کے سوال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے راستہ کے سامنے ہر دو میقات کے درمیان کی محاذات کو دیکھو کہ کونسی بستی پڑتی ہے، اوران کے لئے ذات عرق کو مقرر فرما دیا۔

''بخاری شریف'' میں ہے:

لما فتح هذان المصران اتوا عمر ، فقالوا : يا امير المؤمنين ! ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حد لاهل نجد قرنا ، وهو جور عن طريقنا ، وانا ان اردنا قرنا

شق علینا ، قال : فانظروا حذوھا من طریقکم ، فحدّ لھم ذات عرق۔

(بخاری، باب ذات عرق لاھل العراق ، کتاب المناسک ، رقم الحدیث:۱۵۳۱)

تیسری یہ کہ:......اس روایت سے معلوم ہوا کہ جس طرح میقات کے حدود متعین ہیں اسی طرح جہاں میقات کی تعیین نہ ہو وہاں محاذات کا اعتبار ہوگا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ سے معلوم ہوا۔

چوتھی یہ کہ:...... جدہ رابغ اور یلملم کے درمیان محاذات میں واقع ہے، اس لئے وہ بھی میقات ہی کے حکم میں ہوگا، گو بعض اہل علم نے محاذات کو میقات کے حکم میں تسلیم نہیں کیا، مگر ہمارے اکابر کا فیصلہ یہی ہے کہ محاذات بھی میقات کے حکم میں ہے، اور یہی فیصلہ زیادہ صحیح اور معتبر ہے، اس لئے ان حضرات کے نزدیک جدہ بھی میقات ہے۔ چند اکابر کی تصریحات درج ذیل ہیں:

(۱)......حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب (سہارنپوری رحمہ اللہ) سے عرض کیا کہ: مدینہ کا راستہ بند ہونے کی صورت میں حج بدل کا احرام کہاں سے بندھے گا؟ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ: حج بدل کا احرام جدہ سے ہوگا، مناسک علی قاری میں عبارت موجود ہے:"وان لم یعلم المحاذاۃ فعلی مرحلتین من مکۃ کجدۃ المحروسۃ من طرف البحر"۔اور یہ ظاہر ہے کہ اہل ہند کے لئے "یلملم" کی محاذات کسی معتبر طریقہ سے نہیں ہوتی، لہذا جدہ بھی ان کے لئے میقات ہے۔

(امداد الفتاوی ص ۱۶۹ ج ۲، سوال نمبر: ۲۵۴۔ فتاوی مظاہر علوم جلد اول' المعروف بہ فتاوی خلیلیہ ص ۱۶۶)

(۲)......حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

لیکن یہ یقینی بات ہے کہ جو بحری راستہ سے جدہ میں آئے تو اس کو سمندر میں کہیں میقات یا اس کے محاذ سے نہیں گذرنا پڑتا جیسا کہ نقشہ میں معلوم ہوگا، اس لئے سب کتابوں میں یہی لکھتے ہیں کہ: جس کو کسی میقات یا محاذ سے گذرنا نہ پڑے اور اس کو خود باوجود میقات یا محاذ کے ہوتے ہوئے ان کا علم نہ ہوتو وہ دو منزل مکہ مکرمہ سے آگے دور جگہ سے احرام باندھ لے، پھر دلیل میں جدہ کی مثال دی گئی ہے کہ جب بحری راستہ سے کوئی جدہ میں آئے تو چونکہ مکہ مکرمہ سے دو منزل دور ہے، اوراس سے آگے محاذ معلوم نہیں ہے۔

(زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک ص ٦١)

(۳)......''غنیۃ الناسک'' میں ہے:

ان المحاذاة لم تعتبر ميقاتا بالنص' انما الحقت بالميقات اجتهادا بالقياس عليه فى حرمة مجاورته بلا احرام بعلة تعظيم الحرم المحترم' فكذا فى جواز الاحرام عنه ايضا دفعا للحرج مع ان احرامه من عين الميقات اولى (الى قوله) وان لم يعلم المحاذاة على مرحلتين محرفتين من مكة كجدة من طرف البحرفانها على مرحلتين محرفتين من مكة وثلاث مراحل شرعية' الخ۔

(غنیۃ الناسک ص ۵۳۔قدیم ص ۲۶)

(۴)......حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

فقیہ العصر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی، حضرت تھانوی' حضرت مولانا خیر محمد صاحب' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب' حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی' علامہ ابن حجر مکی' علامہ ابن زیاد یمنی اور صاحب غنیۃ الناسک (رحمہم اللہ) وغیرہ نے محاذات میقات کو بھی میقات کے حکم میں قرار دیا ہے، اسی وجہ سے ان حضرات کے نزدیک جدہ اور طائف بھی میقات ہے، لہذا ساحلی علاقہ سے بحری جہاز سے پہنچنے

والوں کے لئے، نیز مغربی ممالک سے ہوائی جہاز سے پہنچنے والوں کے لئے مذکورہ علماء کبار کے نزدیک جدہ سے احرام باندھنا بلا کراہت جائز ہوگا، اوران حضرات کی رائے صحیح اور زیادہ معتبر ہے،اس لئے اس کو معمول بہ اور مفتی بہ قرار دیا جائے گا۔(انوار مناسک ص ۲۴۶)

موصوف مدظلہ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

افریقہ‘یورپ‘ امریکہ کی طرف سے آنے والا جہاز کسی میقات پر سے ہوکر نہیں گذرتا ہے بلکہ سیدھا جدہ پہنچتا ہے،اس لئے ان لوگوں کا جدہ پہنچ کر احرام باندھنا بلا کراہت جائز ہوگا۔(ایضاح المناسک ص ۸۵)

(۵)......حضرت مولانا مفتی سلمان صاحب منصور پوری مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

جو شخص آفاق سے ایسے راستہ سے جدہ پہنچے کہ اس کا گذر کسی عین میات سے نہ ہو، مثلا مصر اور سوڈان سے بحری راستہ سے آنے والے لوگ، یا افریقہ اور مغرب وغیرہ سے ہوائی راستہ سے آنے والے حجاج تو ان کے لئے جدہ اکثر علماء کے نزدیک میقات کے حکم میں ہے، لہذا وہ جدہ آکر احرام باندھ سکتے ہیں، پہلے سے احرام باندھنا ان پر لازم نہیں ہے۔

(کتاب المسائل ص ۱۰۳ ج ۳)

ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ جدہ بھی میقات ہے،اس لئے مغربی ممالک سے ہوائی جہاز میں سفر کرنے والوں کے لئے جدہ پہنچ کر احرام باندھنا بلا کراہت جائز ہے۔

مانچسٹر سے سعودی ہوائی جہاز جو جدہ جاتا ہے، اس کے راستہ میں کوئی میقات نہیں آتی، راقم الحروف نے خود سفر کے دوران اہتمام سے اسے دیکھا، پھر دوسرے اہل علم اور ارباب افتاء سے اس کا تذکرہ کیا تو ان سب حضرات نے اطلاع دی کہ واقعی ہم نے بھی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ درمیان میں کوئی میقات نہیں آتی، اور نہ ہوائی جہاز کسی محاذات

سے گذرتا ہے۔

اس لئے جو سعودی ہوائی جہاز مانچسٹر سے جدہ جاتا ہے،اس میں جدہ جاکر احرام باندھنا جائز اور بلا کراہت درست ہے۔

مسئلہ:...... جوحضرات مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ بذریعہ ہوائی جہاز جدہ ہوکر آتے ہیں،ان کا گذر عین میقات ''ذوالحلیفہ'' سے نہیں ہوتا، بلکہ وہ ''ذوالحلیفہ'' کی محاذات سے گذر کر آتے ہیں،لہذا ان کے لئے بھی جدہ آکر احرام باندھنے کی گنجائش ہے،مگر اولی یہی ہے کہ وہ پہلی محاذات سے قبل ہی احرام باندھ لیں۔(کتاب المسائل ص١٠٣ ج٣)

نوٹ:......کوئی اپنے گھر یا ایئرپورٹ سے احرام باندھے تو اعلی وافضل ہے،اس لئے کہ علماء نے مکان احرام کی تفصیل میں لکھا ہے کہ: مقررہ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا واجب ہے،اور اپنے شہر کے میقات سے احرام باندھنا سنت ہے،اور اپنے گھر سے احرام باندھنا افضل ہے،اور گھر سے نکل کر میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا فاضل (یعنی فضیلت کا حامل) ہے،اور میقات سے تاخیر کرنا حرام ہے،اور جس کے راستے میں دو میقات آتے ہوں تو پہلے میقات سے بغیر احرام کے گذر کر دوسرے میقات سے احرام باندھنا مکروہ ہے۔(عمدۃ المناسک ص١٩٧)

نوٹ:......ہمارے اس دور میں جبکہ عامۃً طبیعتیں راحت پسند ہوگئی ہیں،اور احرام کے مسائل سے ناواقفیت بھی عام ہے،اس لئے بہتر یہ ہے کہ احرام میں جس قدر تاخیر ہوسکے کی جائے،میقات مکانی سے احرام باندھنا جائز ہے،مگر بہت زیادہ مقدم نہ کیا جائے ''بخاری شریف'' میں منقول ہے کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خراسان اور کرمان سے احرام باندھنے کو مکروہ فرماتے تھے:

’’وكره عثمان رضى الله عنه ان يُّحرِم من خُراسان أو كَرُمان‘‘۔

(بخاری، باب قول الله تعالى ﴿الحجّ اشهر مّعلومات فمن فرض فيهنّ الحجّ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فى الحجّ﴾ ،كتاب المناسک ، قبل رقم الحديث:۱۵۶۰)

ہاں وہ اہل ہمت جو مسائل سے واقفیت رکھتے ہیں، ان کے لئے بہتر ہے کہ جس قدر تحمل ہو اتنا ہی جلدی احرام باندھ لے۔

نوٹ:……شہر’’جدہ‘‘جحفہ (رابغ) اور’’یلملم‘‘ کے درمیان واقع ہے، اب اگر نقشہ کے اعتبار سے’’یلملم‘‘ تک لکیر کھینچی جائے تو یہ لکیر مقام’’بحرۃ‘‘ سے گذرتی ہے، جو جدہ سے کچھ فاصلہ پر مکہ معظّمہ کے راستہ پر واقع ہے، اس اعتبار سے جدہ’’حل‘‘ سے باہر ہو جاتا ہے، جیسا کہ’’زبدۃ المناسک‘‘میں حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھی رحمہ اللہ نے ایک نقشہ بنا کر اس کی وضاحت فرمائی ہے، لیکن بہت سے جزئیات سے یہ واضح ہے کہ فقہاء نے جدہ کو حل کے اندر شمار فرمایا ہے، اور آج تک لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے کہ جدہ کو حل میں داخل سمجھتے ہیں، اور جدہ کے لوگ بے تکلف احرام کے بغیر مکہ معظّمہ آتے جاتے ہیں، اس لئے جدہ کو اقرب المواقیت یعنی’’قرن المنازل‘‘ کے بقدر مسافت (۸۰؍کلومیٹر) پر واقع ہونے کے اعتبار سے حل میں داخل ماننا چاہئے، جو آفاق والوں کے لئے بحکم میقات ہے۔

(کتاب المسائل ص۱۰۴ ج۳)

نوٹ:……’’حل‘‘ یہ حدود حرم سے باہر اور حدود میقات کے اندر کے درمیانی حصہ کو کہتے ہے۔اس کو’’حل‘‘ اس لئے کہتے ہیں کہ: اس میں حدود حرم کے برخلاف شکار وغیرہ جائز اور حلال ہے۔

نوٹ:……بعض اہل علم کو اس مسئلہ میں یہ تردد ہے کہ: اگر ہوائی جہاز کبھی دوسرے راستہ

سے جائے یا اسی راستہ سے جائے مگر سیدھے جدہ کا رخ نہ کرے بلکہ گھوم کر اپنی منزل پر پہنچے، یا کبھی ہجوم کی وجہ سے سیدھا اترنے کے بجائے چکر کاٹ کر جدہ پہنچے تو ممکن ہے کہ کسی میقات سے گذر جائے، اس صورت میقات سے بلا احرام گذرنے کی وجہ سے دم واجب ہو جائے گا۔

مگر درست بات یہی ہے کہ اگر چہ ہوائی جہاز کسی وقت براہ راست جدہ نہ پہنچے، بلکہ چکر کاٹ کر پہنچے تب بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ علماء نے صراحت کی ہے کہ اگر کوئی میقات سے بلا احرام گذر جائے اور پھر میقات یا محاذات میقات میں جا کر احرام باندھ لے تو میقات سے بلا احرام گذرنے کا دم ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

اور آپ نے جو احتمال تحریر فرمایا ہے کہ سقوط دم میقات پر عود کرنے سے ہوتا ہے، محض محاذات کی طرف عود کرنے سے نہیں، سو یہ احتمال احقر کی نظر میں - نیز دوسرے علماء جن سے مشورہ ہوا ان کی نظر میں بھی - صحیح نہیں، کیونکہ محاذات جمیع احکام میں میقات کے قائم مقام ہے، اگر کوئی فرق ہوتا تو فقہائے کرام ضرور تصریح فرماتے۔

حاشیہ میں محشی مدظلہ لکھتے ہیں: بلکہ حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ نے محاذات میقات پر عود کرنے پر بھی سقوط دم کی تصریح فرمائی ہے،۔

چنانچہ ''غنیۃ الناسک'' میں ہے: **عن ابی یوسف رحمه الله : ان كان الذى يرجع اليه محاذيا لميقاته الذى جاوزه أو ابعد منه سقط والا فلا ، الخ۔**

(غنیۃ الناسک ملا علی قاری ص ۶۰ (طبع ادارۃ القرآن کراچی)، **باب مجاوزة الميقات بغير احرام ، فصل فى مجاوزة الافاقى وقته**)

اسی طرح ''مناسک ملاعلی القاری'' میں ہے:

''قال فی الفتح القدیر: وعن ابی یوسف رحمه الله ان کان الذی رجع محاذیا لیمقاته أو أبعد منه، فکمیقاته.....۔

(مناسک ملاعلی قاری ص۸۴(طبع ادارۃ القرآن کراچی)، باب المواقیت)

''فتاوی قاسمیہ'' میں ہے:

جدہ ایئرپورٹ بھی یلملم اور رابغ کے محاذات کے اندر نہیں ہے، اس لئے ایئرپورٹ بھی ساحل جدہ کی طرح میقات کے حکم میں ہے، لہذا مغرب کی جانب سے جدہ ایئرپورٹ آنے والے اسی طرح پانی کے جہاز سے آنے والے کے لئے جدہ کی بندرگاہ اور اس کے ایئرپورٹ پر احرام باندھنا جائز ہوگا......جو شخص بغیر احرام کے کسی میقات سے گذر جائے پھر دوبارہ کسی میقات یا محاذات پر جاکر احرام باندھ لیتا ہے تو واجب شدہ دم ساقط ہوجاتا ہے... لو احرم بعد ما جاوز المیقات قبل ان یعمل شیئا من اعمال الحج، ثم عاد الی المیقات و لبّی سقط عنه الدم ۔(بدائع، زکریا ص۳۷۳ ج۲)

(فتاوی قاسمیہ ص۱۹۰ ج۱۲، کیا جدہ ایئرپورٹ میقات میں داخل ہے؟ سوال نمبر:۵۰۱۰)

''انوار مناسک'' میں ہے:

ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ازبکستان، افغانستان وغیرہ سے جب ہوائی جہاز جدہ پہنچتا ہے تو ''قرن المنازل'' اور ''ذات عرق'' کے اوپر سے یا اس کے محاذات سے ہوکر گذرتا ہے، اور میقات کے اندر داخل ہونے کے بعد جدہ پہنچتا ہے، اس لئے ہوائی جہاز میں مذکورہ ممالک سے آنے والوں پر ضروری ہے کہ اپنے یہاں کے ایئرپورٹ سے ہی احرام باندھ لیں، یا اتنی دیر پہلے ہوائی جہاز میں احرام باندھ لیں جتنے میں جہاز میقات

تک نہ پہنچ جائے، لہذا اگر بلا احرام جدہ پہنچیں گے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دم تو واجب نہیں ہے، مگر سخت گنہگار رہوں گے۔

(اوجز المسالک ص ۳۳۳ ج ۳۔ مستفاد: جواہر الفقہ ص ۵۱۷ ج ۱)

اور افریقہ، یورپ، امریکہ کی طرف سے آنے والا جہاز کسی میقات پر سے ہو کر نہیں گذرتا، بلکہ سیدھا جدہ پہنچتا ہے، اس لئے ان لوگوں کا جدہ پہنچ کر احرام باندھنا بلا کراہت جائز ہوگا۔

حاشیہ میں ہے: جب صحیح اور راجح قول کے مطابق جدہ میقات کے حکم میں ہے تو مشرقی ممالک سے جدہ پہنچنے میں اگر ''قرن المنازل'' وغیرہ میقات سے بلا احرام گذرنا ثابت ہوجائے تو سخت گنہگار ہوگا، لیکن جدہ راجح قول کے مطابق میقات ہے، اس لئے وہاں سے احرام باندھنے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ ان کے نزدیک بلا احرام میقات سے گذرنے کے بعد جب دوسرے میقات پر جا کر احرام باندھ لیا جائے تو لازم شدہ دم ساقط ہوجاتا ہے۔

(مستفاد: امداد الفتاوی ص ۱۶۲ ج ۲/اور ص ۱۶۹ ج ۲۔ فتاوی خلیلیہ ص ۹۲ ج ۱۔ انوار مناسک ص ۲۶۲)

ضروری نوٹ:...... ہوائی جہاز میں میقات آنے پر احرام باندھنے کا اعلان ہوتا ہے، اس سے شبہ ہوسکتا ہے کہ میقات تو آتی ہے، اس کا جواب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ سعودی پہنچنے والے ہوائی جہاز پوری دنیا سے آتے ہیں، اس لئے ان میں اعلان ریکارڈ کیا ہوا موجود ہوتا ہے، وہی وقت متعین پر جاری ہوجاتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم واتم۔

کتبہ: مرغوب احمد لاجپوری

۱۲/ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ، مطابق: ۳۰/ جنوری ۲۰۱۸ء، بروز منگل